



صوم رمضان

ایک روحانی تجربہ

انجم نعیم

در اصل مسلمین جو ایلڈر رنچ کے لئے یونیورسٹی کپس شریک کرنے کی تازہ روایت نے ماخول میں ایک خوشنوار

میں مسلم طلباء کے اظفار کے اجتماع نے ایک عجیب و غریب تحدی پیدا کی ہے۔ پورے امریکہ میں پھیلے ہوئے اسلامک سیفروں ہر سال میں اعلیٰ اظفار کا احترام کرتے ہیں اور اس میں غیر مسلموں کو خصوصی طور پر دعو کرتے ہیں تاکہ ان تک دعائیں ہوتا ہے۔ مذہبی تلقین یا عمر دراز لوگوں کے اندر میں ایک مسلمان میں امریکن یونیورسٹی کے اسپر پچھلے سیفروں کے ذریعہ ایک علاحدہ و ایک علاحدہ اور اس کے مظاہر کی تبلیغ کر سکیں۔ صرف اپنے علاحدہ اور اس کے مظاہر کی تبلیغ کر سکیں فیصلہ مکالموں کے ذریعہ ان غلط فہمیوں کی طبع کو بھی پر کر سکیں۔ یونیورسٹیوں پاٹ مختلف میدان کار میں مصروف تو جوان بھی جن کی بنیاد پھل غلط فہمیوں یا بیگانگی پر رکھی گئی ہے۔ امریکن جب احکام الہی کو اسی جذبے کے ساتھ ادا کرتے نظر آتے ہیں تو حیرت کے ساتھ لوگوں کو ایک خاص حرم کی خوشی بھی یونیورسٹی کے سلم اشوونٹ ایسوی ایشیان کی صدر نیز کہتی ہے۔

دریں جب ہم وہ بھروسہ رکھتے ہیں، پھر بھی حسب معمول اس میں یہ مسلم طلباء پورے اجتماع میں اعلیٰ ایمان دیتے ہیں، ہم میں سے کچھ اپنے اسکول جاتے ہیں، ایک ایسا میں کوئی قیامت میں ایمان اعلیٰ و عقائد اظفار اور مساجد میں دیگر نماہب سے واپس پڑ سکیں کوئی کرتے ہیں اور اس میں انہیں کوئی قیامت میں بھی ہوتی ہے۔

اوپر: مریم موٹالا اسلامک میلنڈر، ہاؤس ہوئون، کیلیفورنیا میں نماز کے بعد آفات ارضی کی تباہی سے بناہ کے لئے دعا مانگتے ہوئے۔

نیچے: صدر بخش نئے مسلمان بچوں کے ساتھ گلتنگو کرتے ہوئے۔

اوپر: مریم موٹالا اسلامک میلنڈر، ہاؤس ہوئون، کیلیفورنیا میں نماز کے بعد آفات ارضی کی تباہی سے بناہ کے لئے دعا مانگتے ہوئے۔

نیچے: صدر بخش نئے مسلمان بچوں کے ساتھ گلتنگو کرتے ہوئے۔



امريکن رمضان

امیریکا) رمضان - جی ہاں بھی نام ہے ڈائرکٹ فلم رنہاں کا ایک ایسا ٹکر کر پیش کیا گیا ہے جس میں ان کی شب و روز کا ایک ایسا ٹکر کر پیش کیا گیا ہے جس میں ان کی رنہاں کی اس پہلی دوکون عربی فلم کا جو ان دونوں امریکہ میں عبادات کے مظاہر بھی ہیں اور ان کے احساسات و چیزیات بھی۔ ہمیذ یا میں مسلمانوں کی زندگی کو جس حقیقی طور پر پیش کرنے کی مسلمانوں کی زندگی کو عام امریکیوں کے سامنے پہنچانا میں پیش کرنے کی کوششوں کا ایک موثر و سیلہ اظہار بھی چارہ ہے۔ اس فلم کو ایک ایسا مکالمہ سمجھا جاسکتا ہے جس میں امریکی مسلمانوں کی زندگی اور ان کی عبادات کو مکالمہ کار مکرزی کی تھے جس کی روشنی میں اور زندگی کے روزمرہ کی چدید جہاد ان کے خوف ان کی امیدیں اور درجیں مسائل کا احوال یا ان کرتی ہے۔ بلکہ حقیقت تو کے لئے اور ان پر قائم کتاب پر قلم کیا ہے۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں تو



رکھتے والے ان تمام دانشوروں نے روزے کے جسمانی اور روحانی فوائد پر اپنے علم اور تجربات کی روشنی میں لٹکھکی ہے۔ مختصرًا کہا جا سکتا ہے کہ تم رعایا تھے امریکی مسلمانوں کے ذمہ بیشتر شخصی اور ان کے ثقافتی مظاہر کو نیابت پلٹتے سے بیش کیا ہے۔ یہ دو کو محترمی دریں اسلامی طبقہ پر ایک تخفیج کو پانچے کی کوشش ہے جو مغربی معاشرے میں مسلمانوں کے حق تھی پانچ باری ہے۔ تم رعایا تھے بیش ہیں کہ ان کی دو کو محترمی مسلمانوں کی روزمرہ کی زندگی کا ایک ایسا یادیار ہے جو کسی بھی خاص پرست قوم سے جدا نہ کر سکتیں آتا۔

- الجم نعمہ

سرگرمی سے حصہ لے رہی ہے۔

صدر مملکت کی جانب سے وہاں کی تھیں میں دعوت افخار کا
انعقاد ایک خاص قریب ہو گئی ہے جس میں مسلم علماء میں اور
خلاف شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے علمای ان لوگوں کا اجتماع
ہوتا ہے اور یہ لوگ صدر مملکت سے بالاشاذگی مسائل پر گفتگو
کرتے ہیں۔ اس سال ۱۹۶۱ء تک تین بار ہوتے والی دعوت افخار صدر
بیش کے دور حکومت میں وہاں کی تھی دعوت ہے۔ ماہی
میں اس دعوت میں جن لوگوں کو مدد و کیا جانا تھا ان میں پیش
ہوئی تھیں قائدِ این اور مسلم ممالک کے سفراء ہوا کرتے تھے۔ لیکن اس
کے باوجود مذکور قلائقی کاموں میں اجتماعی طور پر حصہ لیکر اپنے وجود کو
ثبت انداز میں پیش کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس
مرتبہ ہارورڈ میں افخار میں ۱۰۰ سے زائد طلباء نے شرکت
کی۔ اور واضح ہو کہ اس افخار کا اہتمام مسلم طلباء نے تھا بلکہ
دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے طلباء نے کیا تھا۔ ہارورڈ
کی ایک دوسری افخار پارٹی 'یہودی اسٹوڈنٹ آرگنائزیشن
ہارورڈ ہلیل' کی جانب سے منعقد ہوئی تھے ہارورڈ اسلام
سوسائٹی کا تعاون حاصل تھا۔ ہارورڈ میں پورے رمضان

بھروسے کہ شاید ہم اک قدم اور آگے بڑھے۔

ان میں اصلی اقطار پارٹیوں نے ایک تباہت دلچسپ روایت کی داغ تبلیغی ڈالی ہے۔ امریکہ بھی کیسے کیفرلائق معاشرے میں یہ اب تباہت اہم ہے کہ آپ نے اپنی تحسوس



اوپر: میں گن کے اسلامک سینٹر آف امریکہ کی خوبصورت مسجد میں نماز مغرب ادا کرتے ہوئے نعلیٰ۔

بائیون: نیویارک کے اسلام کلچر سینٹر میں رہنمائی کی
یہاں تاریخ کو امینہ کروں۔ علی، ۵۳، شاکرہ ۲۹، نعمیہ امامت
الله، رابعہ ضجن ۲۲ اور ان کی ۱۱ سالہ بیوی تصریح افطر
کرتے ہوئے۔

ترادیج پڑھاتے والے نائل ہائی کوئے ہیں کہ "اجھا گی اظفار اور ڈنر دراصل میں المذاہب ربط باہمی کا مظہر ہیں اور اس سے ایک دوسرے کو بخوبی ملتا ہے۔" لذت سال ہارورڈ میں پورے میتھے اس حتم کے اجھا گی اظفار مختلف طبلاء تھیں جو کسی کو اپنے انتہی انتہی کو فراہم کر رہے تھے۔

کے عین کے موقع پر JAM لیعنی "جیوز ایجذ مسلم" نام کی ایک تحریک وجود میں آئی جو طلباء کی فلاج و بہبود کے کاموں میں مکالموں کے حلسل کی کامیابیت سے پناہ اور چوب بے ہوئے رہے۔ درپیش اسلامی میں ساہام ہوئیں۔

شناخت کو کتابم رکھنے اور اسے دوسروں تک منت بنت انداز میں پیش کرنے میں کتنی کامیابی حاصل کی ہے۔ کیونکہ باہمی مکالے کے بغیر ایک کثیر ثقافتی معاشرہ اجتماعیوں کی بحث بن کر رہ جاتا ہے۔ اور موجودہ ماحول میں تو شاید مسلمانوں کو ان مکالوں کی پکوڑ زیادہ ہی ضرورت ہے۔ لیکن وجد ہے کہ اور چند درسوں میں ملک کی پیشتر یونیورسٹیوں اور دیگر اداروں میں، جہاں تحریکی تعداد میں بھی مسلمان موجود ہیں، انہیوں نے رمضان